واعتصموا بحبل الله جميعا
اسلامی تہوار
اور
ہماری تجارت
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اسلامی تہوار اور ہماری تجارت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اسلامی تہوار اور ہماری تجارت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

تجارت کی اہمیت وفضیلت

برادرانِ اسلام! تجارت ایک بہترین ذریعہ مُعاش ہے، اللہ تعالی نے اس میں بے پناہ برکت رکھی ہے، اگر اسے قرآن وسنّت کے اَحکام کے مُطابق انجام دیا جائے، تو دنیاوی مَنفعت کے ساتھ ساتھ اُخروی نَجات اور اجر وثواب کا باعث بھی ہے، اس کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ قرآنِ پاک میں اسے اللہ تعالی کا فضل قرار دیا گیاہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

﴿تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾[1] "تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "بعض مسلمانوں نے خیال کیا، کہ راہِ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرائے پر چلائے، اس کا حج ہی کیا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی"[2]۔

میرے محترم بھائیو! حلال اور جائز چیزوں کی تجارت ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑی ہی پیاری سنّت ہے، احادیثِ مبارکہ میں شرعی تقاضوں کو مدِّ نظر رکھ کر تجارت کرنے کے متعدّد فضائل بیان ہوئے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیّدنا رافع بن خُدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کونسا کسب (ذریعہ مُعاش) زیادہ پاکیزہ ہے؟ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ»[3] "آدمی کی اپنے ہاتھ کی دستکاری، اور ہر سچی تجارت"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ "دستکاری میں کھیتی باڑی، کتابت اور دوسری حلال صنعتیں داخل ہیں، اور سچی تجارت سے ہر حلال وصحیح تجارت مراد ہے"[4]۔

---

(١) پ٢، البقرة: ١٩٨.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" ص٦٧۔

(٣) "مسند الإمام أحمد" حديث رافع بن خديج، ر: ١٧٢٦٦، ٦/ ١١٢.

(٤) "مرآۃ المناجیح" تجارتوں کا باب، تیسری فصل، ٤/٢٦٠۔

امانتدار اور سچے تاجر کا مقام ومرتبہ

عزیزانِ گرامی قدر! ملاوَٹ، ناپ تول میں کمی، اور جھوٹ وغیرہ سے بچ کر حلال وصحیح تجارت کرنے والا شخص، بروزِ قیامت انبیاء وصدّیقین کے ساتھ ہوگا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ، مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ»[1] "سچا اور امانتدار تاجر، (قیامت کے دن) انبیاء، صدّیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا!"۔

اسی طرح ایک مقام پر حضرت سیّدنا رفاعہ بن رافع رَضِیَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ التُّجَّارَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّاراً، إِلَّا مَنِ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ»[2] "یقیناً تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر لوگوں میں اٹھائے جائیں گے، مگر جو تقوی، سچائی اور اچھی طرح سے مُعاملہ کرے گا، وہ ان میں سے نہیں ہوگا!"۔

حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ التُّجَّارِ الَّذِينَ إِذَا

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب البيوع، ر: ١٢٠٩، صـ٢٩٥.

(٢) "المعجم الكبير" باب الراء، ر: ٤٥٤٠، ٥/ ٤٤.

حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا، وَإِذَا ائْتُمِنُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا، وَإِذَا اشْتَرَوْا لَمْ يَذُمُّوا، وَإِذَا بَاعُوا لَمْ يُطْرُوا، وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطُلُوا، وَإِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يُعَسِّرُوا»[1] "یقیناً سب سے پاکیزہ کمائی اُن تاجروں کی ہے، جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خِیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، جب کوئی چیز خریدیں تو اس میں عیب نہ نکالیں، جب کچھ بیچیں تو اس کی بے جا تعریف نہ کریں، جب ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تو اس کی ادائیگی میں سُستی نہ کریں، اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو اس کی وُصولی کے لیے سختی نہ کریں!"۔

ہمارے اَسلاف کا اندازِ تجارت

عزیزانِ گرامی قدر! آج مادّہ پرستی کا دَور دورہ ہے، زیادہ سے زیادہ مال کمانے اور نفع حاصل کرنے کی غرض سے، حلال وحرام کی تمیز ہی ختم ہوتی جارہی ہے، مال ودولت کی حرص، ناپ تول میں کمی، ذخیرہ اندوزی، ملاوَٹ، اور اچھا مال دکھا کر گھٹیا مال بیچنے جیسی متعدّد غیر اَخلاقی وغیر شرعی برائیاں، ہمارے قول وفعل کا حصّہ بن چکی ہیں، جبکہ ہمارے اَسلاف کرام اور بزرگوں کا اندازِ تجارت یہ تھا، کہ وہ ہمیشہ صاف ستھری اور اعلیٰ معیار کی اشیاء فروخت کرتے، اگر کسی چیز میں عیب ہوتا تو خریدار کو اس عیب سے آگاہ

---

(١) "شعب الإيمان" ٣٤ باب في حفظ اللسان، ر: ٤٨٥٤، ٤/ ١٧٥٠.

کرتے، وہ مال ودَولت کی لالچ ہرگز نہیں رکھتے تھے، ہمیشہ کم سے کم نفع لینے کی کوشش کرتے؛ تاکہ مخلوقِ خدا کا زیادہ سے زیادہ بھلا ہو۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ایک عظیم امام ومجتہد ہیں، اس کے باوجود آپ نے کسبِ حلال کے لیے تجارت کا پیشہ اپنایا، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کپڑے کی تجارت فرماتے تھے، آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی کو مالِ تجارت دے کر بھیجتے، تو اُسے خاص طور پر تاکید فرماتے کہ فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے، جب تم اسے فروخت کرو تو عیب بیان کر دینا۔ سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے کاروباری شراکت دار، حضرت سیّدنا حفص بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "ایک بار میں نے مالِ تجارت فروخت کیا، اور بیچتے وقت اس مال کا عیب بتانا بھول گیا، جب امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو اس بات کا علم ہوا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان کپڑوں کی تمام قیمت صدقہ کر دی"[1]۔

اسی طرح حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ایک حکایت تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے (عراق کے مشرقی شہر) واسِط سے، گندم سے بھری ایک کشتی بصرہ شہر کی طرف بھیجی، اور اپنے وکیل کو یہ پیغام بھیجا کہ جس دن یہ گندم بصرہ پہنچے اُسی دن اسے بیچ دینا، اور اگلے دن تک تاخیر نہ کرنا؛ جبکہ بصرہ میں گندم کی قیمت بڑھنے کے قوی اِمکانات تھے، اس لیے تاجروں نے اس وکیل کو مشورہ دیا کہ اگر اس

(١) انظر: "تاريخ بغداد" النعمان بن ثابت الإمام أبو حنيفة، ١١/ ٢٥٤.

گندم کی فروخت کو جمعہ کے دن تک مؤخَّر کردو تو دُگنا نفع ہو گا، وکیل نے تاجروں کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے جمعہ تک وہ گندم فروخت نہ کی، جس کی وجہ سے اسے کئی گُنا زیادہ فائدہ ہوا، لیکن جب وکیل نے یہ واقعہ اپنے بزرگ مالک کو لکھ کر بھیجا، تو انہوں نے اسے جواب لکھتے ہوئے فرمایا: اے شخص! ہم اپنے دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑے نفع پر ہی قناعت کر لیتے ہیں، مگر تم نے اس کے خلاف کیا، ہمیں یہ بات ہرگز پسند نہیں کہ اس سودے میں کئی گُنا (دُنیوی) نفع ہو، اور اس کے بدلے ہمیں دینی واُخروی نُقصان پہنچے، لہٰذا جیسے ہی تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے، فوراً (کمایا ہوا) تمام مال اور نفع، بصرہ کے غریبوں اور فقیروں پر صدقہ کر دینا، شاید ایسا کرنے سے میں ذخیرہ اندوزی کے گُناہ سے نَجات پاسکوں!"[1]۔ یعنی ایسا کرنے سے اگر مجھے دنیاوی طور پر کوئی نفع نہیں ملتا تو نہ ملے، لیکن کم از کم اتنا ضرور ہو جائے گا، کہ اس طرح کرنے سے میں اپنے اُخروی نقصان سے بھی بچ جاؤں گا۔

جتنا رزق مقدّر میں ہے مل کر رہے گا

حضراتِ ذی وقار! خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ نے ہر انسان، حیوان، جنّات اور چرند پرند، چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، سب کے رزق کا ذمّہ اپنے کرم پر لیا ہوا ہے، لہٰذا بحیثیت مسلمان ہمارا اس بات پر پختہ ایمان ویقین ہونا چاہیے، کہ جس جاندار کا جہاں جہاں اور جتنا جتنا رزق لکھا ہے، وہ وعدے کے مطابق اُسے ضرور مل کر

---

(١) "إحياء العلوم" كتاب آداب الكسب والمعاش، الباب ٣، ٢/ ٨٣ مختصراً.

رہے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَاؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ﴾[1] "زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالی کے ذمّۂ کرم پر نہ ہو، اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہو گا، سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے"۔ لہذا تجارت یا کسی بھی پیشے سے وابستہ ہر شخص کو چاہیے، کہ صرف مال ودولت اور پیسہ کمانے کو مقصدِ حیات ہرگز نہ بنائے، اس میں میانہ روی اختیار کرے، حلال کمائے، گراں فروشی سے گریز کرے، اور حرام سے کوسوں دُور بھاگے۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ؛ فَإِنَّ نَفْساً لَنْ تَمُوْتَ حَتّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ، وَدَعُوْا مَا حَرُمَ»[2] "اے لوگو! اللہ تعالی سے ڈرو، اور روزی کمانے میں میانہ رَوی اختیار کرو؛ کیونکہ اپنا رزق پورا کیے بغیر کوئی بھی نہیں مرے گا، اگرچہ اس میں دیر ہو جائے، لہذا اللہ تعالی سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی کماؤ، جو حلال ہے اُسے لے لو، اور جو حرام ہے اُسے چھوڑ دو!"۔

---

(١) پ١٢، هود: ٦.

(٢) "سنن ابن ماجه" كتابُ التِّجارة، ر: ٢١٤٤، صـ٣٦١.

حرام مال سے بچنے کی تاکید

حضراتِ گرامی قدر! خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے جہاں رزقِ حلال کمانے کی تاکید فرمائی، وہیں چوری، ڈکیتی، سُود، رشوت، اور مالی خُرد بُرد جیسے حرام وباطل طریقوں سے مال حاصل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے، اللہ رب العالمین نے حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: ﴿كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى﴾[1] "کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں، اور اس میں زیادتی نہ کرو؛ کہ تم پر میرا غضب اُترے! اور جس پر میرا غضب اُترا یقیناً وہ ہلاک ہوا"۔ یعنی مقرّر کردہ حد سے تجاوُز نہ کرو! ناپ تول میں کمی کرنا، دھوکے سے عیب زدہ مال بیچنا، اچھی چیز دکھا کر ناقص دے دینا، ذخیرہ اندوزی کرکے ضروریاتِ زندگی سے متعلّق اشیاء کی مصنوعی قلّت پیدا کرنا، اور حرام روزی کمانا، یہ سب اُمور حد سے تجاوُز کرنے اور ہلاکت میں پڑنے کا باعث ہیں!۔

تاجر کے لیے چند ضروری آداب

عزیزانِ مَن! دینِ اسلام ایک مکمل اور تاقیامت رہنے والا دین ہے، اس کے اَحکام ہر شعبۂ زندگی کو محیط ہیں، یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام اپنے ماننے والے تاجروں کو اس بات کا پابند کرتا ہے، کہ تجارت یا کاروبار وغیرہ کو فروغ دینے کے لیے

---

(١) پ١٦، طه: ٨١.

ہمیشہ سچائی اختیار کریں، جھوٹ ہرگز نہ بولیں، زیادہ نفع کمانے کی غرض سے جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال ہرگز نہ بیچیں؛ کہ یہ بے برکتی کا باعث ہے، حدیثِ پاک میں ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا، مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا»[1] "خرید وفروخت کرنے والے اگر سچائی سے کام لیں، اور مُعاملے کو واضح کردیں، تو ان کے سَودے میں برکت دی جاتی ہے، اور اگر کوئی بات چھپا لیں اور جھوٹ بولیں، تو ان کے سَودے سے برکت اُٹھالی جاتی ہے"۔

حضراتِ محترم! اسلامی تجارت کی رُو سے تمام تاجروں اور ان کے مُعاونین پر لازم ہے، کہ خریدار کو آگاہ کیے بغیر عیب زدہ اور خراب مال ہرگز نہ بیچا جائے، اعلی کوالٹی (Quality) کا مال دکھا کر ہلکی کوالٹی کی چیز ہرگز نہ دی جائے، بعض سیل مین (Sale Man) حضرات عموماً اپنے سیٹھ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے، ایسا کرتے دکھائی دیتے ہیں، اور خود کو بہت عقلمند اور چالاک تصوّر کرتے ہیں، انہیں یہ بات خوب معلوم ہونی چاہیے، کہ یہ ہوشیاری یا عقلمندی نہیں بلکہ سراسر گھاٹے اور خسارے کا سَودا ہے، اور ایسا کرنے والے سے رسولِ پاک ﷺ نے لاتعلّقی کا اظہار فرمایا ہے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ غلّے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، مصطفی جانِ رحمت

---

(۱) "صحيح البخاري" كتابُ البيوع، ر: ۲۱۱۰، صـ۳۳۹.

ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس ڈھیر میں ڈالا تو انگلیوں پر کچھ تری محسوس ہوئی، نبئ کریم ﷺ نے پوچھا: «مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟» "اے غلّے والے یہ کیا ہے ؟!" دوکان دار نے کہا: یا رسولَ اللہ! بارش کے باعث کچھ تری آگئی ہے، نبئ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي»[1] "پھر تم نے بھیگے ہوئے غلّے کو اوپر کیوں نہیں رکھا؛ تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے! جو شخص دھوکا دے اس کا مجھ سے کوئی تعلّق نہیں"۔

میرے تاجر بھائیو! کاروبار میں ہمیشہ دیانت وامانت اختیار کیجیے، ناپ تول میں کمی مت کیجیے! بلکہ کوشش کر کے ہمیشہ وزن سے کچھ زیادہ دیں، کہ ہمارے نبئ کریم ﷺ کی اپنی امّت کے لیے یہی تعلیمات ہیں، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا وَزَنْتُمْ فَأَرْجِحُوا»[2] "جب تم وزن کرو تو کچھ زیادہ کرلو!"۔

حضراتِ گرامی قدر! تمام تاجر حضرات پر لازم ہے، کہ تجارت کے ساتھ ساتھ فرائض وواجبات کی ادائیگی کا بھی پورا اہتمام کریں، کہ کاروبار وغیرہ میں اس قدر مشغولیت، ہلاکت اور خسارے کا باعث ہے، نبئ کریم ﷺ کے پیارے

---

(١) "صحيح مسلم" كتابُ الإيمان، ر: ٢٨٤، صـ٥٧.

(٢) "سنن ابن ماجه" باب الرجحان في الوزن، ر: ٢٢٢٢، صـ٣٧٣.

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم جب تجارت فرماتے، تو حقوق اللہ کی ادائیگی، اُن کی ہمیشہ اوّلین ترجیح ہوا کرتی، حضرت سیّدنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: «كَانَ القَوْمُ يَتبَايَعُونَ وَيَتَّجِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ الله، لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ الله، حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى الله»[1] "صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم (بھی) خرید وفروخت اور تجارت کرتے تھے، لیکن جب انہیں اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق پیش آتا، تو تجارت اور خرید وفروخت کے باعث اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوتے، حتی کہ وہ لوگ اللہ کے اس حق کو ادا کر لیتے تھے"۔

اسلامی تہوار اور مسلمان تاجروں کا طرزِ عمل

عزیزانِ محترم! ہماری خوش بختی ہے، کہ رمضان المبارک کا مقدّس مہینہ رحمتیں اور برکتیں لیے، ایک بار پھر ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، اس مقدّس مہینے میں عبادت کا لطف اور انوار و تجلّیات کی برسات بے مثال ہوتی ہیں، مذہبی اختلاف کے باوجود دنیا بھر کے لوگ مسلمانوں کے، اس مقدّس مہینے اور دیگر اسلامی تہواروں پر، انسانی ہمدردی اور جذبۂ خیر سگالی کے طور پر، ضروریاتِ زندگی اور اشیائے خورد ونوش (کھانے پینے کی چیزیں) وغیرہ کی قیمتوں میں نمایاں کمی کرتے ہیں؛ تاکہ غریب سے غریب شخص بھی سحر وافطار اور عیدَین (عید الفطر اور عیدِ قربان) جیسے اسلامی

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ البيوع، باب التجارة في البزّ وغيره، صـ٣٣١.

تہواروں کی خوشیوں کالطف اٹھاسکے، لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے وطنِ عزیز پاکستان میں، صورتحال اس کے برعکس ہے، برسہابرس کا مشاہدہ ہے، کہ جیسے ہی اس عظمت والے مہینے کی آمد قریب ہوتی ہے، ہمارے تاجر حضرات کی طرف سے اشیائے خورد ونوش (کھانے پینے کی چیزوں) کی ذخیرہ اندوزی، اور بے تحاشا مہنگائی کا بازار گرم کردیا جاتا ہے، مصنوعی قلّت پیدا کر کے منہ مانگی قیمت وصول کی جاتی ہے، یہ ایک انتہائی مذموم اور خلافِ شریعت عمل ہے، اس کی جتنی بھی مذمّت کی جائے کم ہے، دینِ اسلام کھانے پینے کی اشیاء ذخیرہ اندوزی کر کے مصنوعی قلّت پیدا کرنے والوں کی حوصلہ شکنی فرماتا ہے، حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے نبئ کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: «مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَاماً، ضَرَبَهُ اللهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ»(۱)

"جو شخص کھانے پینے کی چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کر کے مسلمانوں پر مہنگائی کا بوجھ ڈالے، اللہ تعالیٰ اسے تنگ دستی اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کردے گا!"۔

(۱) "سنن ابن ماجه" باب الحكرة والجلب، ر: ۲۱۵۵، صـ۳٦۲.

حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی سے ایک اَور روایت میں ہے، حضور خاتم النبیّین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ»[1] "ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون (لعنتی) ہے"۔ یعنی اللہ کی رحمت سے دُور ہے۔

میرے عزیز دوستو اور تاجر بھائیو! مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ان ارشاداتِ عالیہ سے، یہ بات خوب واضح وآشکار ہوئی کہ ذخیرہ اندوزی کر کے، مصنوعی قلّت پیدا کرنا کتنا گھناؤنا اور مذموم فعل ہے، لہٰذا میرے جو تاجر بھائی کم علمی یا کسی اَور وجہ سے ایسا کرتے ہیں، انہیں چاہیے کہ رمضان المبارک کی ان مقدّس اور پُرنور ساعتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے، ذخیرہ اندوزی جیسے حرام اور ملعون کام سے اللہ تعالی کے حضور سچّے دل سے توبہ واستغفار کریں، اور ہمیشہ کے لیے ایسا کبھی نہ کرنے کا پکا عزم کریں۔

خصوصی گزارش

حضراتِ ذی وقار! کورونا وائرس کے باعث، نظامِ زندگی معطل ہو کر رہ گیا ہے، غریب اور محنت مزدوری کرنے والے لوگوں کے مسائل، سنگین صورتحال اختیار کر چکے ہیں، امیر ہو یا غریب ہر شخص کی قوّتِ خرید متاثر ہوئی ہے، لہٰذا اس نازک صورتحال کے پیشِ نظر، جو تاجر حضرات اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ تعاوُن واِمداد کی حیثیت رکھتے ہوں، انہیں چاہیے کہ وہ رمضان المبارک کی مناسبت سے، پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں، اشیائے خورد ونوش اور ضروریاتِ

(۱) المرجع نفسه، ر: ۲۱۵۳.

زندگی سے متعلّق چیزوں کی قیمتوں میں نمایاں کمی کریں، یا کم از کم اتنا ضرور کریں کہ اپنے نفع کی شرح کچھ کم کرلیں؛ تاکہ غریب سے غریب مسلمان بھی اپنے بال بچوں کے لیے عید کی خوشیوں کا سامان کر سکے !!۔

میرے محترم دوستو، بھائیو اور بزرگو! اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کی مدد اور خیر خواہی کو، صرف کرونا وائرس یا رمضان شریف تک محدود نہ رکھیں، بلکہ ہمیشہ کے لیے اپنی یہ عادت بنائیں، کہ ہر اسلامی تہوار کی خوشی کے موقع پر کم سے کم نفع لیں، صرف حلال اور جائز اشیاء کی تجارت کریں، حرام اور ناجائز اشیاء کی تجارت سے دور رہیں، رمضان شریف میں روزے، تراویح، عبادات، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ، صِلہ رِحمی اور صدقہ وخیرات کے ذریعے بھی فقیروں، مسکینوں اور ضرور تمندوں کی حاجت روائی کیجیے !۔

دعا

اے اللہ! رمضان المبارک کے طفیل ہمارے روزوں، تراویح اور دیگر عبادات کو قبول فرما، ہمیں ریاکاری کی تباہ کاری سے بچا، ہمیں اسلامی طریقے کے مُطابق تجارت اور کاروبار کی توفیق عطا فرما، رزقِ حلال کمانے اور حرام سے بچنے کی توفیق مرحمت فرما، حرام وناجائز اشیاء کی تجارت سے بچا، ناپ تول میں زیادہ دینے کا حوصلہ وجذبہ عطا فرما، جھوٹی قسمیں کھانے سے بچا، امانت ودیانت داری کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض و واجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد و اتفاق اور محبت و الفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر

دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.